شہر میں اپنے یہ لیلیٰ نے منادی کردی
کوئی پتھر سے نہ مارے میرے دیوانے کو
(شیخ تراب علی قلندر کاکوروی)

یں ارماں نصرت

مشہور اشعار
گمنام شاعر
اُردو
تحقیقی سیریز — 1
خلیق الزماں نُصرتؔ

نام کتاب..................مشہور اشعار۔ گمنام شاعر (اُردو)

محقق و مؤلف..................خلیق الزماں نصرت

پیش کش..................ساگر ترپاٹھی

پتہ۔..بلڈنگ نمبر۴رفلیٹ نمبر۱۵رسائی نگر کالونی، بھیونڈی 421302 ضلع تھانہ، مہاراشٹر

رابطہ..................(09923257606)

کمپیوگرافی و ترتیب..................محسن اُمیدی برہانپوری (9322995527)

مطبوعہ..................ہمدم پریس، مالیگاؤں (02554-23503)

بارِاوّل..................۲۰۱۵ء

تعداد..................(۲۲۰۰ر بائیس سو)

صفحات..................۶۴

قیمت..................۵۰ر روپے

(کتاب ملنے کا پتہ)

(۱)........کائنات پبلیکیشن۔ 15/4 سائی نگر کالونی بھیونڈی 421302

موبائل نمبر..................(08600398840)

(۲)..........مکتبہ امام اعظم، اردو مارکیٹ مٹیا محل، دہلی۔ نمبر 6

..............(09958423551)..............

(۳)..............مکتبہ جامعہ، ممبئی، دہلی، علیگڑھ

(۴) کتاب دار، جلال منزل ٹیمکر روڈ، ممبئی نمبر 8

قانی القاسمی

آوارہ گرد اشعار کی تحقیق کا سفر

شہرت کے لیے ایک شعر بھی کافی ہوتا ہے بشرطیکہ شعر میں اتنی قوت و توانائی ہو کہ اجتماعی سائیکی کا حصہ بن جائے۔ ہماری ادبی تاریخ میں ایسے اشعار کی کمی نہیں ہے۔ موقع کوئی بھی ہو کوئی نہ کوئی شعر بجلی کی طرح ذہن میں کوندنے لگتا ہے۔ ایسے کتنے اشعار ہیں جو ہمارے ذہنوں میں گونجتے رہتے ہیں اور ہماری تحریروں کا حوالہ بھی بنتے ہیں لیکن ہمیں یہ پتہ نہیں چلتا کہ ان اشعار کے خالق کون ہیں، اب یہی شعر دیکھیے کہ بچے بچے کی زبان پر ہے۔

طلاق دے تو رہے ہو عتاب و قہر کے ساتھ
مرا شباب بھی لوٹا دو میرے مہر کے ساتھ

(ساجد تجنی لکھنوی)

نالہ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی

(لالہ مادھورام جوہر)

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

(حیرت الہٰ آبادی)

چند تصویر بتاں، چند حسینوں کے خطوط
بعد مرنے کے مرے گھر سے یہ ساماں نکلا

(بزم اکبرآبادی)

شعلہ بھڑک اٹھا میرے اس دل کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

(مہتاب رائے تاباں)

پیری میں ولولے وہ کہاں ہیں شباب کے
اک دھوپ تھی کہ ساتھ گئی آفتاب کے

(خورشید اکبر آبادی)

شکست و فتح میاں اتفاق ہے لیکن
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

(نواب محمد یار خان امیر ٹانڈوی)

شہر میں اپنے یہ لیلیٰ نے منادی کردی
کوئی پتھر سے نہ مارے مرے دیوانے کو

(شیخ تراب علی قلندر کاکوروی)

اے صنم وصل کی تدبیروں سے کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

(مرزا محمد رضا خاں برق)

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو
خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

(منشی میاں داد خاں سیاح اورنگ آبادی)

تنگ دستی اگر نہ ہو سالک
تندرستی ہزار نعمت ہے

(مرزا قربان علی سالک بیگ)

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

(محمد علی رشکی)

میں کس کے ہاتھ پہ اپنا لہو تلاش کروں
تمام شہر نے پہنے ہوئے ہیں دستانے

☆

انہیں پتھروں پہ چل کے اگر آسکو تو آؤ
مرے گھر کے راستے میں کوئی کہکشاں نہیں ہے

(مصطفیٰ زیدی)

بجھ رہے ہیں چراغ دیر و حرم
دل جلاؤ کہ روشنی کم ہے

(سحاب قزلباش)

اچھی صورت بھی کیا بری شئے ہے
جس نے ڈالی بری نظر ڈالی

(حافظ عالمگیر کیف ٹونکی)

مریض عشق پر رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

(عشرتی)

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ کل ہماری باری ہے

(شوق لکھنوی)

ان میں سے بیشتر ضرب المثل اشعار ہیں جن کے خالقوں کے بارے میں بہت کم لوگوں کو واقفیت ہوتی ہے۔ خلیق الزماں نصرت نے یہ بہت اچھا کام کیا ہے کہ بہت سے آوارہ گرد اشعار کی تحقیق کر کے صحیح شاعروں کا تعین کیا ہے۔ یہ کام نہایت انہماک اور ارتکاز کا ہے اور سچی بات تو یہی ہے کہ اب جامعات میں اسی نوع کی تحقیق کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے بڑی محنت اور ریاضت

کے بعد آوارہ گرد اشعار کے سچے خالقوں کی نشاندہی کی ہے اور بہت سے اشعار کے انتساب کی غلطیوں کی طرف بھی اشارے کئے ہیں۔ مثلاً

سرفروشی کے تمنا عاشقوں کے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

یہ رام پرساد بسمل کی طرف منسوب ہے مگر یہ حقیقت میں بسمل عظیم آبادی کی غزل ہے جو سب سے پہلے ۱۹۲۱ء میں قاضی عبدالغفار کے رسالہ 'صباح' میں شائع ہوئی تھی۔ اسی طرح بہادر شاہ ظفر کی طرف منسوب :

عمر دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

علامہ سیماب اکبر آبادی کا ہے،

نہ کسی کی آنکھ کا نور ہوں نہ کسی کے دل کا قرار ہوں

یہ بھی بہادر شاہ ظفر کی طرف منسوب ہے، مگر یہ مضطر خیر آبادی کا شعر ہے۔ اسی طرح بہت سے انتخابات میں کسی کے شعر کسی کی طرف منسوب ہو گئے ہیں۔ خلیق الزماں نصرت نے اتنا اچھا کام کیا ہے کہ اس کی جتنی داد دی جائے کم ہے۔ بہت سے ایسے اشعار بھی انہوں نے درج کئے ہیں جن کے خالق کا پتہ نہیں چلا ہے، بہرحال خلیق الزماں نصرت کی یہ ایسی کتاب ہے جو ہر لائبریری، دفتر میں ہونی چاہئے۔

اب اس پس منظر میں یہ جائزہ لینے کی بھی ضرورت ہے کہ کن دبستانوں (دہلی، لکھنؤ، عظیم آباد) کے اشعار زیادہ مقبول و معروف ہوئے اور کن شہروں نے ایسے شعر دیئے جو زبان زد خاص و عام ہیں اور یہ بھی تحقیق کرنے کی ضرورت ہے کہ ایسی شاعری کے کون کون سے علاقے ہیں۔ اسی سے کسی بھی معاشرہ کی نفسیات، ذوق اور معیار کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ میرے خیال میں دبستان لکھنؤ کو اس باب میں سبقت حاصل ہے کہ وہاں کی شاعری نے عوامی مزاج پر زیادہ بہتر نقوش ثبت کئے ہیں اور یہاں کی شاعری عوام و خواص دونوں کی توجہ خاص کا مرکز بھی بنی ہے۔

مشہور اشعار......گمنام شاعر

نظامؔ

زلف کا کھولنا بہانہ تھا
مدعا ہم سے منہ چھپانا تھا

نشترِ عشق (ص۔۱۳۰)

چھپا ہے مانگ میں دل اُسے ڈھونڈوں کدھر
کہ آدھی رات اُدھر ہے اور آدھی رات اِدھر

گلستانِ بے خزاں (ص۔۲۵۴)

نظامؔ.....نام نواب عماد الملک غازی الدین فیروز جنگ........کلیات شائع ہو چکی ہے اب جو نایاب ہے۔

دلھن بیگمؔ

اتنے کم ظرف نہیں ہیں جو بہکتے جاویں
گل کے مانند جدھر جائیں مہکتے جاویں

گلستانِ بے خزاں (ص۔۸۵)

دلہن بیگم۔ نام....نواب بہو بیگم، نواب خانِ خاناں کی صاحبزادی تھیں۔

زارؔ

ایک دن آگے ہی دنیا سے اُٹھانا ہم کو
شب فرقت تو الٰہی نہ دِکھانا ہم کو

شعرائے اردو (ص۔۸۴)

میر مظہر علی زارؔ، شاہ حفیظ اللہ کو اپنا کلام دکھایا کرتے تھے، میرؔ و سوداؔ کے ہم عصر تھے آبائی وطن لکھنؤ تھا۔

میکش اکبر آبادی

آپ کی میری کہانی ایک ہے
کہیے اب میں کیا سناؤں کیا سنوں

(تاریخ ولادت ۳۰/مارچ ۱۹۰۹ء آگرہ.... یوم وفات ۱۹۹۱ء آگرہ)

میر نجف علی نجف

کس طرح ربط نہ ہو زلف سے دیوانوں کو
ربط ہوتا ہے پریشاں سے پریشانوں کو

طبقات الشعراء ہند (ص۔۱۲۱)

ضیا

جمع کر کے درد سارے تو نے پیدا دل کیا
کہہ تو اے دستِ قضا اس سے کیا حاصل کیا

کون سے زخم کا کھلا ٹانکا
آج پھر دل میں درد ہوتا ہے

شعرائے اردو (ص۔۱۱۱)

میر ضیاء الدین ضیا، استاد شاعر تھے۔ میر حسن کے استاد تھے شاہجہان آباد سے عظیم آباد (پٹنہ) آئے، اور وہیں سکونت اختیار کر لی۔

فغاں

جگنومیاں کی دُم جو چمکتی ہے رات کو
سب دیکھ دیکھ اس کو بجاتے ہیں تالیاں

آبِ حیات (ص۔۱۱۹)

مجھ سے جو پوچھتے ہو تو ہر حال شکر ہے
یوں بھی گزر گئی مری، دوں بھی گزر گئی

آب حیات (۱۲۱)

اشرف علی خاں فغاںؔ مرزا علی خاں کے صاحبزادے تھے۔ فغاںؔ، احمد شاہ بادشاہ کے کوکہ (رضائی بھائی) تھے۔ عظیم آباد کے راجہ شتاب رائے سے منسلک ہوئے اور ان کے درباری بن گئے۔ شیخ علی قلی ندیمؔ سے اصلاح لی۔ کلیات میں تقریباً ۲ ہزار اشعار پائے گئے ہیں۔ عظیم آباد میں مدفون ہیں۔

مضمونؔ

ہم نے کیا کیا نہ ترے عشق میں محبوب کیا
صبرِ ایوبؑ کیا، گریۂ یعقوبؑ کیا

آب حیات (ص۔۹۶)

شیخ شرف الدین مضمونؔ بابا فرید الدین شکر گنج کی اولاد میں تھے۔ مظہرؔ اور آرزوؔ سے اصلاح لی۔ باج مئو (اکبر آباد یعنی آگرہ) کے رہنے والے تھے۔

قُلقؔ لکھنوی

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اِک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

بیاضِ سخن (ص۔۲۱۳)

خواجہ ارشد علی قُلقؔ، خواجہ وزیرؔ کے بھانجے اور شاگرد تھے۔ وفات ۱۳؍ نومبر ۱۸۷۹ء کو رامپور میں ہوئی۔

آغا شاعرؔ

ابرو نہ سنوارا کرو کٹ جائے گی انگلی
نادان ہو تلوار سے کھیلا نہیں کرتے

آغا ظفر بیگ قزلباش، داغ کے شاگرد تھے۔ ۵ر مارچ ۱۸۷۱ء کو دلی میں پیدا ہوئے اور ۱۲ر مارچ ۱۹۴۰ء کو دلی میں ہی وفات ہوئی۔

اثر دہلوی

دن کٹا جس طرح کٹا لیکن
رات کٹتی نظر نہیں آتی

دیوانِ اثر (ص۔۳۹)

سید میر محمد اثر نے اپنے بڑے بھائی خواجہ میر درد سے اصلاح لی۔ ۱۷۳۵ء میں پیدا ہوئے اور ۱۷۹۴ء میں وفات پائی۔

ناظم

میں نے کہا کہ دعویٔ الفت، مگر غلط
کہنے لگے کہ ہاں غلط اور کس قدر غلط

آوارہ گرد اشعار (ص۔۳۴)

آئینہ دیکھ کے یہ دیکھ سنورنے والے
تجھ پہ بیجا تو نہیں مرتے، یہ مرنے والے

شہکار غزلیں (ص۔۵۷)

نواب محمد یوسف علی خاں بہادر۔ غالب اور اسیر لکھنوی سے اصلاح لی۔ ولادت ۵ر مارچ ۱۸۱۶ء اور وفات یکم اپریل ۱۸۵۵ء

عظیم دہلوی

آ کر ہماری لاش پہ کیا یار کر چلے
خوابِ عدم سے فتنہ کو بیدار کر چلے

آوارہ گرد اشعار (ص۔۸۱)

شہ زور اپنے زور میں گرتا ہے مثل برق
وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

(مخمس) مجموعہ نغز ۲ر(ص ۔۱۳)

مرزا عظیم بیگ عظیم نے حاتم اور سودا دونوں سے اصلاح لی۔ انتقال ۱۸۰۶ء میں ہوا۔

کیفی چریا کوٹی

اِدھر تو طول دیا ہے اُمید کو اُس نے
اُدھر حیات عطا کی ہے مختصر مجھ کو

اب تم بھی ذرا حسنِ جہاں سوز کو روکو
ہم تو دلِ بیتاب کو سمجھائے ہوئے ہیں

مولانا محمد مبین کیفی چریا کوٹی بن مولانا محمد فاروق ۱۸۹۰ء میں پیدا ہوئے اور یکم اکتوبر ۱۹۹۶ء کو اٹاوہ میں دنیا سے رخصت ہوئے۔

بیان

عالم کو لعل و گوہر و تاج دلوا دیا
اے آسماں بتا تو مجھے تو نے کیا دیا

ریختہ گویاں (ص ۔۶۱)

سیرت کے ہم غلام ہیں صورت ہوئی تو کیا
سرخ و سفید مٹی کی مورت ہوئی تو کیا

ریختہ گویاں (ص ۔۶۳)

خواجہ احسن اللہ بیانؔ اکبر آباد (آگرہ) کے رہنے والے تھے۔ مرزا مظہر جانِ جاناں سے اصلاح لی۔ ۱۷۹۸ء حیدر آباد میں وفات پائی۔

عشاق..

قد سے زیادہ اور ہوا حسن یار کا
آخر خزاں نے کچھ نہ اُکھاڑا بہار کا

ریختہ گویاں (ص۔۱۲۵)

دلّی کے رہنے والے تھے، اس سے زیادہ معلومات نہیں مل سکی۔

بیخودؔ بدایونی..

وہ اُن کا وصل میں یہ کہہ کے مسکرا دینا
طلوعِ صبح سے پہلے ہمیں جگا دینا

کلامِ بیخودؔ (ص۔۳۱)

اصل نام محمد عبدالحیٔ ۱۷ر ستمبر ۱۸۵۷ء کو بدایوں میں پیدا ہوئے، والد نے انہیں بیخود کی والدہ کی موت کے بعد سنبھالا۔ وکالت کا امتحان پاس کرنے کے بعد وکالت کے پیشے سے زیادہ دن منسلک نہیں رہ سکے، حالیؔ سے مشورۂ سخن لیا۔ داغؔ سے بھی اصلاح لی۔ نومبر 1912ء میں وفات پائی۔

شاہ پنچھیؔ پنچھیؔ..

مقدور سے زیادہ چلا نہیں کسی کا زور
سر پر گرا پہاڑ تو فریاد کیا کرے

گلِ عجائب (ص۔۵۴)

نہیں چھپتا ہے پنچھیؔ دردِ دل ہرگز چھپانے سے
نہ کرتا تو بیاں تو خود بخود اظہار ہو جاتا

گلِ عجائب (ص۵۴)

قدرؔ..

عبث تو بے کسی اپنی پہ تو ہر وقت روتا ہے
نہ کر غم اے دِوانے عشق میں ایسا ہی ہوتا ہے

شعرائے اردو (ص۔۱۳۵)

محمد شاہ غفر اللہ کے زمانے کے شاعر تھے، دین و دنیا سے بے نیاز اِدھر اُدھر بھٹکتے رہتے تھے۔

غافل..

فقیر محمد گویا کے ہمعصر تھے۔ مصحفی سے اصلاح لی۔

آ کے سجادہ نشیں قیس ہوا میرے بعد
نہ رہی دشت میں خالی مری جا میرے بعد

صدمہ ہجر میری جان اٹھائی جانے کی نہیں
تو نہ آئے گا تو کیا موت بھی آنے کی نہیں

جوہر سخن (۳)۔ص۸۲۰،۸۱۹

شوق..

محمد قدرت اللہ شوق، قبول محمد صدیقی کے صاجزادے تھے۔ سنبھل کے رہنے والے تھے۔ ۱۲۲۴ھ میں فوت ہوئے۔

غافل تجھے کرتا ہے یہ گھڑیال منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

خمخانہ جاوید (۵) ص۸۴

میر طاہر علی رضوی..

منشی امداد حسین صغیر کے شاگرد تھے ۱۸۴۰ء میں کانپور میں پیدا ہوئے ۲۰ / جولائی ۱۹۱۱ء کو فوت ہوئے

مکتب عشق کا دستور نرالا دیکھا
اس کو چھٹی نہ ملے جسکو سبق یاد رہے

خمخانہ جاوید (۵)۔ص۴۲۶

خورشید

منشی خوش وقت علی اکبر آباد کے رہنے والے تھے۔ فرخ آباد کے نواب کے یہاں ملازمت کی۔

پیری میں ولولے وہ کہاں ہیں شباب کے
اک دھوپ تھی کہ ساتھ گئی آفتاب کے

جب تک ہے روح جسم میں چلتے ہیں ہاتھ پاؤں
دولہا کے دم کے ساتھ یہ ساری برات ہے

خمخانہ جاوید (۳)۔ص ۷۰

نواب علی اصغر

لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ آتش کے شاگرد تھے۔ ۳۰ جون ۱۸۶۰ء میں فوت ہوئے۔

اگر بخشے زہے قسمت، نہ بخشے تو شکایت کیا
سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے

شہکار انتخاب۔ص ۲۲

محشر بدایوانی

۱۹۲۶ء میں بدایواں میں پیدا ہوئے

اب ہوائیں ہی کریں گی روشنی کا فیصلہ
جس دیے میں جان ہوگی وہ دیا رہ جائے گا

شہکار۔ص ۳۸

محمود رام پوری

محمود رام پوری داغ کے شاگرد تھے۔ ۱۹۳۴ء میں رام پور میں انتقال کر گئے۔

لپٹ جاتے ہیں وہ بجلی کے ڈر سے
الٰہی یہ گھٹا دو دن تو برسے

شہکار۔ص ۲۷۶

موت اسکی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس
یوں تو دنیا میں سبھی آئے ہیں مرنے کے لئے

شہکار شعری انتخاب۔ص ۲۷۶

حشمت..

سید محتشم خاں حشمت، میر باقی کے صاحبزادے تھے۔

بہار آئی دوانوں کی خبر لو
اگر زنجیر کرنا ہے تو کرلو

شعرائے اردو۔ص ۵۵

جعفر علی ذکی..

الٰہی داغ سے دل کو جلا دے
برہ کی آگ مجھ تن میں لگادے

آوارہ گرد اشعار۔ص ۵

مرزا تقی ہوس..

۱۷۶۶ء میں فیض آباد میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۳۴ء میں لکھنؤ میں اس دار فانی سے کوچ کر گئے

جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارے
یاد آوے گی تجھے میری وفا میرے بعد

خمخانۂ جاوید (۵)۔ص ۳۰۰

رجب علی سرور..

فسانۂ عجائب ان کی کتاب ہے جسے آج بھی نصاب میں شامل کیا جاتا ہے۔

ایک آفت سے تو مر مر کے ہوا تھا جینا
پڑ گئی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی

خمخانۂ جاوید۔ص ۴۰۸

جہانگیر..........

میر جہانگیر دلّی کے رہنے والے تھے۔ ۱۳۲۸ھ میں فوت ہوئے۔

وہ کافر مرا درد کیا جانتا
جو گزرے ہے مجھ پر خدا جانتا

خمخانہ جاوید (۲)۔ ص ۳۲۳

شیدا..........

میر فتح علی شیدا، مئو، شمس آباد کے رہنے والے تھے۔ مرزا رفیع سودا کے شاگرد تھے۔

وہ صورتیں الٰہی کس دیس بستیاں ہیں
اب دیکھنے کو جن کے آنکھیں ترستیاں ہیں

شعرائے اردو۔ ص ۱۰۰

آئے تھے کیوں عدم سے کیا کر چلے جہاں میں
یہ مرگ و زیست دونوں آپس میں ہستیاں ہیں

شعرائے اردو۔ ص ۱۰۵

عدیم ہاشمی..........

پاکستان کے اہم شعراء میں تھے۔

فاصلے ایسے بھی ہوں گے یہ کبھی سوچا نہ تھا
سامنے بیٹھا تھا میرے اور وہ میرا نہ تھا

عشقیہ شاعری۔ ص ۷۸

راز یزدانی..........

فکر یزدانی کے شاگرد تھے نام احمد ولی خاں تھا۔ رامپور کے رہنے والے تھے ۱۹۶۳ء میں فوت ہوئے۔

بس اس خیال سے ڈرتے ہیں ہم گلہ کرتے
کہ وہ جفا بھی نہ کرتے تو ان کا کیا کرتے

شہکار۔ص ۶۸

عزیز وارثی

عزیز احمد، نوح کے شاگرد تھے پیدائش ۱۹۲۱ء میں بچھراواں میں ہوئی ۱۹۸۹ء میں فوت ہوئے

تمہاری ذات سے منسوب ہے دیوانگی میری
تمہیں سے اب میری دیوانگی دیکھی نہیں جاتی

گلستاں۔ص ۱۱۰

جوشش عظیم آبادی

شیخ محمد روشن ۱۱۵۰ھ میں عظیم آباد میں پیدا ہوئے۔

اے چرخ بیکسی پہ ہماری نظر نہ کر
جو کچھ کہ تجھ سے ہو سکے تو در گزر نہ کر

خمخانہ جاوید۔ص ۲۹۴

دن میں سو بار تیرے کوچے میں آنا مجھے
اس میں سودائی کہے کہ دیوانا مجھے

جواہر سخن (۳)،۸۳۴

ماچس لکھنوی

مرزا محمد اقبال ۱۹۱۳ء میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔

محشر میں گئے شیخ تو اعمال ندارد
جس مال کے تاجر تھے وہی مال ندارد

شہکار۔ص ۲۸۶

شوخ اکبر آبادی..

گنا بیگم۔ نواب غازی الدین نظام کی اہلیہ۔

جو دیکھا جانبِ غیر اس نے دل پکار اٹھا
نگاہِ لطف کے امیدوار ہم بھی ہیں

نقوش لاہور غزل نمبر۔ ص ۴۷۰

نادر لکھنوی..

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

نکات سخن۔ ص ۱۲۵

شاد لکھنوی..

شیخ محمد جان شاد ان کے والد نواب وزیر اودھ کی سرکار میں ملازم تھے۔ ۱۸۹۹ء میں وفات پائی

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مر جاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

غزل نما۔ ص ۴۵۰

بحر..

شیخ امداد علی بحر ۱۸۱۰ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۷۸ء میں فوت ہوئے۔ والد کا نام شیخ امام بخش تھا

آنکھیں نہ جینے دیں گی تری بے وفا مجھے
ان کھڑکیوں سے جھانک رہی ہے قضا مجھے

غزل نما۔ ص ۴۲۶

عیش دہلوی..

حکیم آغا جان عیش ذوق کے ہمعصر تھے ۱۲۹۴ھ میں فوت ہوئے۔

اگر اپنا کہا تم آپ ہی سمجھے تو کیا سمجھے
مزا کہنے کا جب ہے یک کہے دوسرا سمجھے
زبان میر سمجھے اور کلام میرزا سمجھے
مگر ان کا کہا یہ آپ سمجھے یا خدا سمجھے

بیاض سخن۔ ص ۹۰

معروف

نواب الٰہی بخش معروف نواب لوہارو کے چھوٹے بھائی، غالب کے خسر تھے۔

درد سر میں ہے کسے صندل لگانے کا دماغ
اس کا گھسنا اور لگانا درد سر یہ بھی تو ہے

بیاض سخن۔ ص ۸۹

ضیاء عظیم آبادی

شوق نیموی کے شاگرد تھے۔ پٹنہ کے قریب شاہ املی میں پیدا ہوئے۔ ان کا شعر مشہور ہے

اک ٹیس جگر میں اٹھتی ہے اک درد سا دل میں ہوتا ہے
ہم راتوں کو رویا کرتے ہیں جب سارا عالم سوتا ہے

اس شعر کو اکثر میر کے نام منسوب کیا گیا ہے۔ اور یہ غلطی بڑے بڑے قلمکاروں نے کی ہے

شہیر مچھلی شہری

حفیظ جونپوری کے ہمعصر تھے۔ سروش مچھلی شہری کے استاد تھے۔ ان کے اس شعر کو لوگ علامہ اقبال کا شعر کہتے ہیں۔ خود ہمارے شہر میں یہ شعر بابا مقری شاہ کے نام منسوب ہے۔ جان عالم رہبر، شبیر احمد راہی اور میں نے خود بھی اس مقبول شعر کو بابا مقری شاہ کی تخلیق قرار دی ہے۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

حفیظ جونپوری ص۔۲۳

حیرت الہ آبادی..

۱۸۸۲ء تک زندہ تھے۔ اکبر الہ آبادی کے استاد بھائی تھے۔ شعر

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کے ہیں کل کی خبر نہیں

اکثر جگہوں پر "کا ہے پل" دیکھا ہے۔ مگر شاعر کے دیوان میں کل ہے۔ اور یہی درست ہے

خمخانہ جاوید (۲) ص۔۵۴۶

سنتوکھ رائے بیتاب..

قائم چاندپوری کے شاگرد تھے۔

خدا کسی کو گرفتار زلف کا نہ کرے
نصیب میں کسی کافر کے یہ بلا نہ کرے

تذکرہ میر حسن ص۔۳۹

شیخ تراب علی قلندر..

کاکوری کے بزرگ تھے۔ صوفیوں میں شمار ہوتا تھا۔

شہر میں اپنے یہ لیلیٰ نے منادی کر دی
کوئی پتھر سے نہ مارے مرے دیوانے کو

مرزا محمد تقی ترقی..

مرزا محمد تقی فیض آباد کے رہنے والے تھے۔ میر کے زمانے کے شاعر میر سوز سے اصلاح لی۔

دنیا کے جو مزے ہیں ہرگز وہ کم نہ ہوں گے
چرچے یونہی رہیں گے افسوس ہم نہ ہونگے

شہکار شعری انتخاب۔ ص ۱۴۱

مصطفی زیدی

الہ آباد کے رہنے والے تھے۔ پاکستان چلے گئے۔ یہاں تیغ الہ آبادی تھے۔ وہاں مصطفیٰ زیدی ہوگئے۔ ابھی کچھ روز قبل انتقال کر گئے۔

انہیں پتھروں پر چل کر اگر آ سکو تو آؤ
مرے گھر کے راستے میں کہیں کہکشاں نہیں ہے

شبِ آزر۔ ص ۶۰

شیون رضوی

فلموں میں گیت لکھتے تھے۔ بٹوارے کے وقت پاکستان چلے گئے۔ وہاں بھی یہی کام کیا۔

چاندنی چھپ گئی چاند شرما گیا
آپ کا مسکرانا غضب ہوگیا

محسن دربھنگوی

بڑے اچھے نثر نگار تھے۔ نام محمد محسن تھا۔ دربھنگہ (بہار) کے مسلم ہائی اسکول میں ٹیچر تھے۔ ۵ ستمبر ۱۹۹۲ء کو انتقال کر گئے

تلخ و شیریں بے تکلف جس کو پینا آ گیا
میکشو! پینا تو پینا اسکو جینا آ گیا

تلخ و شیریں۔ ص ۵۴

ابوالمجاہد زاہد

جماعت اسلامی سے منسلک تھے۔ ابھی حال میں انتقال کر گئے۔ کئی شعری مجموعے شائع ہوئے سیماب کے شاگرد تھے۔

ایک ہو جائیں تو بن سکتے ہیں خورشید مبیں
ورنہ ان بکھرے ہوئے تاروں سے کیا کام بنے

کلیات زاہد۔ ص ۱۴۴

نواب محمد یار خاں امیر ٹانڈوی

قائم چاند پوری کے شاگرد تھے۔ ٹانڈہ کے نواب فیض اللہ خاں کے چھوٹے بھائی تھے۔

شکست و فتح میاں اتفاق ہے لیکن
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

جواہر سخن۔ ص ۷۸۹

یہ شعر میر کے نام سے منسوب ہے مگر میر کے دیوان میں نہیں ہے اور نہ باقیات میر میں ہے اور نہ کسی محقق نے ابتک تحقیق کی ہے۔ یہ شعر اس طرح مشہور ہے تھوڑے تصرف کے بعد امیر کے بھی نام سے بھی مشہور ہے۔

شکست و فتح نصیبوں سے ہے ولے اے میر
مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا

رام نرائن موزوں

پٹنہ میں صوبے دار تھے اردو اور فارسی میں شعر کہتے تھے۔ اردو کے دو چار شعر ہی محفوظ رہ سکے۔ فارسی کا دیوان ہے۔

غزالاں تم تو واقف ہو کہو مجنوں کے مرنے کی
دِوانہ مر گیا آخر کو ویرانے پہ کیا گذرا

تذکرہ میر حسن۔ ص ۱۵۸

گستاخ رامپوری

انگریزوں کے زمانے کے جیلر تھے۔ حافظ کرامت اللہ نام تھا۔ حسرتؔ نے اپنی تحقیق میں مندرجہ ذیل شعر گستاخ کے نام سے منسوب کیا اور وہیں سے یہ شعر پردے سے باہر آیا۔ حالانکہ یہ ریاض کے دیوان میں شامل ہے۔

صد سالہ دورِ چرخ تھا ساغر کا ایک دور
نکلے جو میکدے سے تو دنیا بدل گئی

تذکرۃ الشعراء۔ ص ۶۲۰

ڈاکٹر محمد دین تاثیر

پاکستان کے شاعر تھے۔ ۲۸ فروری ۱۹۰۲ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۰ء میں ان کا انتقال ہو گیا۔

داورِ حشر مرا نامۂ اعمال نہ دیکھ
اس میں کچھ پردہ نشینوں کے بھی نام آتے ہیں

ممنون

میر نظام الدین ممنوں انگریزی حکومت کے ملازم تھے۔ ۱۸۴۰ء میں آپ کا انتقال ہو گیا۔

رات تھوڑی سی حسرتیں دل میں بہت
صلح کیجیے کہ صبح ہو چکی

دلی کا بستان۔ ص ۳۵۱

وقار انبالوی

ہریانہ کے ملّانا میں پیدا ہوئے۔ پاکستان ہجرت کر گئے وہیں فوت ہوئے۔

اسلام کے دامن میں بس اس کے سوا کیا ہے
اک ضربِ یداللہی اک سجدۂ شبیری

بحوالہ۔ اکبر حیدری کشمیری

خاک پونوی

خاک سائل کے شاگرد تھے اور بھونڈی (ممبئی) کے ہائی اسکول میں مدرس کے فرائض انجام دیتے تھے۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۵۱ کو ان کا انتقال ہو گیا۔

مقدر کی ہیں باتیں جب مقدر پھوٹ جاتے ہیں
تو لب تک آتے آتے کتنے ساغر ٹوٹ جاتے ہیں

شعرائے پونہ۔ ص ۱۴۵

منّت

میر قمر الدین نجیب آباد کے رہنے والے تھے۔

منّت ایسے کو دل دیا تو نے
اے مری جان کیا کیا تو نے

تذکرہ میر حسن۔ص ۱۶۶

یقین

نواب انعام اللہ خاں یقین ۱۷۲۷ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ ۱۷۵۵ء میں انتقال کر گئے۔

حق مجھے باطل آشنا نہ کرے
میں بتوں سے پھروں خدا نہ کرے

غزل نما۔ص ۱۴۱

منو لال صفا

قوم کے کائستھ تھے۔ والد کا نام رائے پورن چند تھا۔ صفا میر تقی میر کے ہمعصر تھے۔

چرخ کو کب یہ سلیقہ ہے ستمگاری میں
کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

شعرائے ہنود۔ص ۸۷

تاباں

پنڈت مہتاب رائے تاباں نے بارہ برس کی عمر میں میر درؔد کے ایک مشاعرہ میں یہ شعر پڑھا تھا

شعلہ بھڑک اٹھا میرے اس دل کے داغ سے
آخر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

(۱) شعرائے ہنود۔ص ۳۹

تاب

شتاب رائے برہمن کشمیری پنڈت تھے۔ دلّی میں آکر بس گئے۔

یا تنگ نہ کر ناصح نادان مجھے ایسے
یا چل کے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی

شعرائے ہنود۔ص ۳۹

بے تاب

سنتھو کھ رائے قائم چاند پوری کے شاگرد تھے۔

نہ رہے باغ جہاں میں کبھو آرام سے ہم
پھنس گئے قید قفس میں جو چھٹے دام سے ہم

اپنے مذہب میں ہے اک شرط طریقِ اخلاص
کچھ غرض کفر سے رکھتے ہیں نہ اسلام سے ہم

محبت اب تلک رکھتی ہے یہ تاثیر مجنوں کی
کہ بن لیلیٰ نہیں کھینچی کہیں تصویر مجنوں کی

خدا کسی کو گرفتار زلف کا نہ کرے
نصیب میں کسی کافر کے یہ بلا نہ کرے

جواہرِ سخن (۴) ص ۲۵ ۷ ۔ ۲۴ ۷

آفتاب رائے رسوا

ایک جوہری بچہ اسم بامسمیٰ ۔ محمد شاہ بادشاہ کے عہد میں کوچہ گرد اور بیاباں نوردرہتا تھا۔
(شعرائے ہنود)

رسوا اگر نہ کرنا تھا عالم میں یوں مجھے
ایسی نگاہِ ناز سے دیکھا تھا کیوں مجھے

شعرائے اردو۔ص ۸۰

نسیم

پنڈت دیا شنکر نسیم، گنگا پرشاد کے صاحبزادے تھے۔ لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ آتش کے شاگرد ہوئے جوانی میں ہی فوت ہوئے۔ مثنوی گلزارِ نسیم لکھی۔ ان کے بلاغت کی تعریف غالب نے بھی کی ہے۔

کیا لطف ہے جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے

گلزارِ نسیم۔ص ۱۰۴

کس سوچ میں ہو نسیم بولو
آنکھیں تو ملاؤ دل کہاں ہے

(۲) گلزارِ نسیم۔ص ۱۱۵

لائے اس بت کو التجا کر کے
کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

جواہرِ سخن (۳)۔ص ۶۰۸

جوہر

لالہ مادھورام جوہر خلف جواہر مل ساہوکار فرخ آباد کے رہنے والے تھے۔

بھانپ ہی لیں گے اشارہ سرِ محفل جو کیا
تاڑنے والے قیامت کی نظر رکھتے ہیں

شہکار۔ص ۶۳

اب عطر بھی ملو گے تو تکلف کی بو کہاں
وہ دن ہوا ہوئے کہ پسینہ گلاب تھا

جواہر سخن۔ص ۱۳۹

جواہر

جواہر سنگھ جوہر، منشی بختاور سنگھ کے صاحبزادے تھے۔ لکھنؤ کے رہنے والے تھے۔ خواجہ وزیر سے اپنا کلام درست کروایا۔ غالب سے بھی اصلاح لی۔

خار کی طرح ملی باغِ جہاں میں تقدیر
جس سے لپٹوں وہ چھڑا لیتا ہے دامن اپنا

جواہرِ سخن (۴) ص ۱۸۲

منشی موجی رام موجی

دیوان چھتر پت کے بیٹے۔ مصحفی کے شاگرد تھے۔

دِل کے آئینے میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

شہکار شعری انتخاب۔ص ۱۴۰

قلندر

بدھ سنگھ قلندر میر کے معاصر تھے۔

تھمتے تھمتے تھمیں گے آنسو
رونا ہے کچھ ہنسی نہیں ہے

آوارہ گرد اشعار۔ص ۸۶

چھپا ہے مانگ میں دل جا کے اب میں ڈھونڈوں کدھر
کہ آدھی رات ادھر ہے اور آدھی رات ادھر

شعرائے اردو۔ص ۱۳۶

آنند نرائن مُلّا

۱۹۰۱ء میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ کشمیری خاندان سے تعلق تھا۔ ایل ایل بی کرنے کے بعد وکالت شروع کی۔

وہ کون ہے جنہیں توبہ کی مل گئی فرصت
ہمیں گناہ بھی کرنے کو زندگی کم ہے

جدید غزل گو۔ ص ۲۳۷

چکبست لکھنوی

پنڈت برج نارائن چکبست فیض آباد (یوپی) میں ۱۸۸۲ میں پیدا ہوئے۔ لکھنؤ کے وکیل تھے۔ ۱۲ رجنوری ۱۹۲۶ء میں داغِ مفارقت دے گئے۔

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہورِ ترتیب
موت کیا ہے انہیں اجزاء کا پریشاں ہونا

اگر دردِ محبت سے نہ انساں آشنا ہوتا
نہ مرنے کا الم ہوتا نہ جینے کا مزا ہوتا

تاریخ اور اردو۔ص ۵۴۳

پنڈت ہری چند اختر

ہوشیار پور (پنجاب) میں پیدا ہوئے۔ ارجنوری ۱۹۸۵ء کو انتقال کر گئے۔

ملے گی شیخ کو جنت ہمیں دوزخ عطا ہوگا
بس اتنی بات ہے جس کے لئے محشر بپا ہوگا

فن اور شخصیت۔ص ۳۱۶

کرشن چندر حیرت گونڈوی

یہ کہہ دو جا کے واعظ سے اگر سمجھانے آئے ہیں
کہ ہم دیر و حرم سے ہو کے پھر میخانے آئے ہیں

فن اور شخصیت۔ص ۴۴۲

دِواکر راہی

وقارِ خونِ شہیدانِ کربلا کی قسم
یزید مورچہ جیتا ہے جنگ ہارا ہے

چراغ منزل۔ص ۸۲

اب تو اتنی بھی میسّر نہیں میخانے میں
جتنی ہم چھوڑ دیا کرتے تھے پیمانے میں

چراغ منزل۔ص ۴۲

رگھبیر سرن دِواکر راہی امروہہ میں پیدا ہوئے۔ مجموعۂ کلام چراغِ منزل ۱۹۸۱ء میں شائع ہوا

تھا۔ ان کے ہمعصر شعراء میں انہیں کافی مقبول ہونا چاہئے تھا، مگر ایسا نہیں ہوا۔ ان کی شاعری پر انڈو پاک کے مبصرین اور ناقدین کے تبصروں پر مشتمل کتاب 'ہم سخن فہم ہیں' بھی شائع ہو چکی ہے۔ ایک مجموعہ 'منزل کی طرف' اس سے قبل شائع ہو کر مقبول ہو چکا ہے۔

آبرو..

تمہارے لوگ کہتے ہیں کمر ہے
کہاں ہے، کس طرح کی ہے کدھر ہے

مجموعہ نغز، ص ۲۳ کلامِ آبرو، ص ۱۳۵

شیخ ظہور الدین شاہ حاتم..

تم تو بیٹھے ہوئے پہ آفت ہو
اوٹھ کھڑے ہو تو کیا قیامت ہو

گلشنِ بے خار، ص ۵۵ دلّی کا دبستان، ص ۱۲۷

پگڑی اپنی سنبھالے چلنا شیخ
اور بستی نہ ہو یہ دلّی ہے

دلی کا دبستان، ص ۱۸۹

یک رنگ..

جگر کسی کا جلے دل جلے دماغ جلے
وہ کہہ گئے ہیں کہ آئینگے ہم چراغ جلے

فن اور شخصیت، ص ۴۳۰

نہ کہو یہ کہ یار جاتا ہے
دل سے صبر و قرار جاتا ہے

گلستانِ ہزار رنگ، ص ۲۶۵ دلّی کا دبستان، ص ۱۹۹

کیا جانئے وصال ترا ہو کسے نصیب
ہم تو ترے فراق میں اے یار مر چلے

دلی کا دبستان، ص ۲۰۰

ضیاء الدین ضیاء..

کون سے زخم کا کھلا ٹانکا
آج پھر دل میں درد ہوتا ہے

غزل انسائیکلو پیڈیا، ص ۳۷ دلی کا دبستان، ص ۲۵۹

تھوڑی بھی نیک و بد کی گر وہ تمیز رکھے
کافر ہو پھر جو دل کو اس سے عزیز رکھے

خمخانہ جاوید (۵)، ۳۸۴

یقین..

حق مجھے باطل آشنا نہ کرے
میں بتوں سے پھروں خدا نہ کرے

دلی کا دبستان، 389 غزل نما، ص 49

فدوی..

چل ساتھ کہ حسرت دل مرحوم سے نکلے
عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

گلشنِ بے خار، ص ۲۷۵

آفتاب..

عاقبت کی خبر خدا جانے
اب تو آرام سے گزرتی ہے

گلشنِ بے خار، ص ۱۵ تذکرہ مسرت افزا، ص ۳

معروف

دردِ سر میں ہو کسے صندل لگانے کا دماغ
اس کا گھسنا اور لگانا دردِ سر یہ بھی تو ہے

بیاضِ سخن، ص ۱۸۹ انتخاب الٰہی بخش معروف، ص ۱۱۴

جہاندار شاہ جہاندار

آخر گل اپنی صرفِ درے کدہ ہوئی
پہنچے وہاں ہی خاک جہاں کا خمیر ہو

گلشنِ خار، ص ۵۴ خمخانہ جاوید (۲)، ص ۳۲۲

ترے عشق کے جب سے پالے پڑے ہیں
ہمیں اپنے جینے کے لالے پڑے ہیں

خمخانہ جاوید (۲)، ص ۳۲۲

ہدایت اللہ خان ہدایت

تم نہ فریاد کسو کی نہ فغاں سنتے ہو
اپنے مطلب ہی کی سنتے ہو جہاں سنتے ہو

آوارہ گرد اشعار، ص ۸۶ دلی کا دبستانِ شعر، ۳۰۵

گاہ جیتے ہیں گاہ مرتے ہیں
ہم بھی دنیا میں زیست کرتے ہیں

مجموعہ نغز، ص ۳۳۲

برق

اے صنم وصل کی تدبیروں سے کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے

غزلیاتِ برق، ص ۸۲

تم کو ہم سے خدا' جدا نہ کرے
ہم جدا تم سے ہوں خدا نہ کرے

غزلیاتِ برق، ص ۷۷

برق جو کہتے تھے آخر وہی کر کے اُٹھے
جان دی آپ کے دروازہ پر مر کر اُٹھے

غزلیاتِ برق، ص ۳۷

اذاں دی کعبہ میں ناقوس دیر میں پھونکا

کہاں کہاں تجھے عاشق ترا پکار آیا

غزلیاتِ برق، ص ۳۷

وزیر لکھنوی

ترچھی نظروں سے نہ دیکھو عاشق دلگیر کو
کیسے تیر انداز ہو سیدھا تو کر لو تیر کو

تاریخِ اردو ادب، ص ۲۷۱ انتخابِ سخن، ص ۲۲۲

سر مرا کاٹ کے پچھتائے گا
کس کی پھر جھوٹی قسم کھائے گا

تاریخِ اردو ادب، ص ۲۷۳ انتخابِ سخن، ص ۲۱۵

اسی خاطر تو قتل عاشقاں سے منع کرتے تھے
اکیلے پھر رہے ہو یوسفِ بے کارواں ہو کر

چمن بے خزاں، ص ۱۴۱ انتخابِ سخن، ص ۲۱۷

کسی کے آتے ہی ساقی کے یہ حواس گئے
شراب سیخ پہ ڈالی کباب شیشے میں

انتخابِ سخن،ص ۲۲۱ غزل نما،ص ۳۶۷

جو خاص بندے ہیں وہ بندۂ عوام نہیں
ہزار بار جو یوسف بکے غلام نہیں

انتخابِ سخن،ص ۲۲۱ غزل نما،ص ۳۶۶

تسکین

ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے
کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

آوارہ گرد اشعار،ص ۸۲ دلی کا دبستان،ص ۴۲

کوچۂ یار میں میں نے تسکین
پاؤں رکھا تھا کہ سر یاد آیا

آوارہ گرد اشعار،ص ۸۲ دلی کا دبستان،ص ۴۲

نصیر الدین حیدر پادشاہ

سمایا ہے جب سے تو نظروں میں میری
جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

تاریخِ ادب ۱۸۷ خمخانہ جاوید (۲)،۴

گلستاں میں جا کر ہر ایک گل کو دیکھا
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہے

تاریخِ ادب ۱۸۷ خمخانہ جاوید (۲)،۴

منشی میاں داد سیاح

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو
خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

دیوان سیاح، صفحہ ۸۹

نظام رامپوری

انداز اپنا دیکھتے ہیں آئینے میں وہ
اور یہ بھی دیکھتے ہیں کوئی دیکھتا نہ ہو

گلستانِ ہزار رنگ، ص ۱۳۰ غزل نما، ص ۴۲۰

انگڑائی بھی وہ لینے نہ پائے اُٹھا کے ہاتھ
دیکھا جو مجھ کو چھوڑ دیے مسکرا کے ہاتھ

گلستانِ ہزار رنگ، ص ۱۳۹ غزل نما، ص ۴۲۱

احمد حسین امیر اللہ تسلیمؔ

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یونہی تمام ہوتی ہے

جدید شاعری، ص ۱۹۷

تڑپتی دیکھتا ہوں جب کوئی شئے
اُٹھا لیتا ہوں اپنا دل سمجھ کر

ح۔ا۔غزل انسائیکلو پیڈیا، ص ۸۷

محسن کاکوروی

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل
برق کے کاندھے پہ لائی ہے صبا گنگا جل

اردو شاعری، ص ۱۴۷ غزل انسائیکلو پیڈیا، ص

ظہیر دہلوی

یہ سب کہنے کی باتیں ہیں ہم ان کو چھوڑ بیٹھے ہیں
جب آنکھیں چار ہوتی ہیں مروّت آ ہی جاتی ہے

گلستانِ ہزار رنگ، ص ۱۹۸ انتخابِ ظہیر، ص ۱۱۵

بہت اچھی گذرتی ہے ترے محو تصور میں
کبھی مغموم ہو جانا کبھی مسرور ہو جانا

علمی مجلسی، ص ۹۱ انتخابِ ظہیر، ص ۲۷

کیا بری شئے ہے محبت بھی الٰہی توبہ
جرمِ نا کردہ خطاوار بنے بیٹھے ہیں

گلستانِ ہزار رنگ، ص ۴۵۸ خمخانۂ جاوید (۵)، ص ۴۸۷

چاہت کا جب مزہ ہے کہ وہ بھی ہوں بے قرار
دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

گلستانِ ہزار رنگ، ص ۴۹ دیوانِ ظہیر، ص ۲۳۵

کچھ تو ہوتے ہیں محبت میں جنوں کے آثار
اور کچھ لوگ بھی دیوانہ بنا دیتے ہیں

خمخانۂ جاوید (۵)، ص ۴۸۶

قربان علی سالک بیگ

تنگدستی اگر نہ ہو سالکؔ
تندرستی ہزار نعمت ہے

تلامذہ غالب، ۱۴۱

آسی غازیپوری

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفیٰ ہو کر

ایوانِ اردو، دلی ستمبر ۲۰۰۹ء عین المعارف ۴۱

وہاں پہونچ کے یہ کہنا صبا سلام کے بعد
کہ تیرے نام کی رٹ ہے خدا کے نام کے بعد

علم مجلس، ص ۸۱ عین المعارف، ص ۳۵

خواجہ فخرالدین سخن

سنبھالا ہوش تو مرنے لگے حسینوں پر
ہمیں تو موت ہی آئی شباب کے بدلے

دیوانِ سخن، ص ۱۰۷

محمد علی رشکی

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

تلامذۂ غالب، ص ۱۱۹ آوارہ گرد اشعار، ص ۹۹

انور دہلوی

نہ میں سمجھا نہ آپ آئے کہیں سے
پسینہ پونچھیے اپنی جبیں سے

نقد و نگاہ، ص ۶۹ تلامذۂ غالب، ص ۴۳

مٹی خراب ہے ترے کوچے میں ورنہ ہم
اب تک تو جس زمیں پہ رہے آسمان رہے

غزل انسائیکلو پیڈیا ص ۱۱۲

مضطر خیر آبادی

نہ کسی کی آنکھ کا نور ہوں نہ کسی کے دل کا قرار ہوں
جو کسی کے کام نہ آ سکے میں وہ ایک مشتِ غبار ہوں

فن اور شخصیت غزل نمبر، ص ۲۲۸ دیوانِ مضطر بخطِ شاعر

علاجِ دردِ دل تم سے مسیحا ہو نہیں سکتا
تم اچھا کر نہیں سکتے میں اچھا ہو نہیں سکتا

فن اور شخصیت غزل نمبر، ص ۲۲۸

تمہیں چاہوں، تمہارے چاہنے والوں کو بھی چاہوں
مرا دل پھیر دو مجھ سے یہ جھگڑا ہو نہیں سکتا

فن اور شخصیت غزل نمبر، ص ۲۲۸

سائل دہلوی

یہ مسجد ہے یہ میخانہ، تعجب اس پہ ہوتا ہے
جنابِ شیخ کا نقشِ قدم یوں بھی ہے اور یوں بھی

گلستانِ ہزار رنگ، ص ۴۴۱ غزل انسائیکلوپیڈیا، ص ۱۰۳

پوچھتا کیا ہے ترے آنے سے کیا کیا ہو گیا
ہاتھ بھر دل بڑھ گیا دُگنا کلیجہ ہو گیا

علمِ مجلسی، ص ۴۳

گماں کس پر کریں مے کش ادھر واعظ ادھر صوفی
خدا رکھے محلّے میں سبھی اللہ والے ہیں

غزل انسائیکلوپیڈیا، ص ۱۰۳

ثاقب لکھنوی

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

جدید غزل گو، ص ۹۹ غزلیاتِ ثاقب، ص ۴۷

باغباں نے آگ دی جب آشیانے کو مرے
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

لکھنؤ کا دبستان شاعری، ص ۹۳۷ غزلیاتِ ثاقب، ص ۴۲

مٹھیوں میں خاک لے کر دوست آئے وقتِ دفن
زندگی بھر کی محبت کا صلہ دینے لگے

جدید غزل گو، ص ۹۹ غزلیاتِ ثاقب، ص ۴۳

کہاں تک جفا حسن والوں کی سہتے
جوانی جو رہتی تو پھر ہم نہ رہتے

جدید غزل گو، ص ۹۹

نشیمن نہ جلتا نشانی تو رہتی
ہمارا تھا کیا ٹھیک رہتے نہ رہتے

غزلیاتِ ثاقب، ص ۴۷

دل اپنا خوفِ اسیری سے مطمئن کب تھا
رہے چمن میں مگر آشیاں بنا نہ سکے

غزلیاتِ ثاقب، ص ۶۰

آدھی سے زیادہ شبِ غم کاٹ چکا ہوں
اب بھی اگر آجاؤ تو یہ رات بڑی ہے

غزل انسائیکلوپیڈیا، ص ۱۰۵ غزلیاتِ ثاقب، ص ۴۵

مولانا ظفر علی خان

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

بہارستان، ص ۲۵۹

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

گلشنِ بہار، ص ۱۱۸

بیدم وارثی

دینے والے تجھے دینا ہے تو اتنا دے دے
کہ مجھے شکوۂ کوتاہیِ داماں ہو جائے

غزل انسائیکلو پیڈیا، ص ۱۷۸ گلستان ہزار رنگ، ۷۵

تم جو چاہو تو مرے درد کا درماں ہو جائے
ورنہ مشکل ہے کہ مشکل مری آساں ہو جائے

غزل انسائیکلو پیڈیا، ص ۱۷۸

سعید احمد ناطق

کہہ رہا ہے شورِ دریا سے سمندر کا سکوت
جس میں جتنا ظرف ہے اتنا ہی وہ خاموش ہے

جدید غزل گو، ص ۲۴۷

اے شمع تجھ پہ رات یہ بھاری ہے جس طرح
میں نے تمام عمر گذاری ہے اس طرح

جدید غزل، ص ۲۴۸

عشق کی خاطر سے انساں عشق کے قابل بنا
درد پہلے بن چکا تھا بعد اس کے دل بنا

جدید غزل گو، ص ۲۴۹

میکشو مے کی کمی بیشی پہ ناحق جوش ہے
یہ تو ساقی جانتا ہے کس کو کتنا ہوش ہے

شعرستاں، ص ۴۶۵ جدید غزل گو، ص ۲۴۷

آغا حشر کاشمیری

حق پرستوں کی اگر کی تو نے دلجوئی نہیں
طعنہ دیں گے بت کہ مسلم کا خدا کوئی نہیں

تجلیاتِ حشر، ص ۲۹۷

یاد میں تیری جہاں کو بھولتا جاتا ہوں میں
بھولنے والے کبھی تجھ کو بھی یاد آتا ہوں میں

تجلیاتِ حشر، ص ۲۱۹

چوری کہیں کھلے نہ نسیم بہار کی
خوشبو اُڑا کے لائی ہے گیسوئے یار کی

تجلیاتِ حشر، ص ۲۴۲

آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کیلئے
بادلوں ہٹ جاؤ دیدو راہ جانے کیلئے

تجلیاتِ حشر، ص ۲۹۷

اک تری چشم کرم نے ساقیِ بندہ نواز
ذرّہ کو خورشید اور قطرہ کو دریا کر دیا

تجلیاتِ حشر، ص ۲۴۵

کیا تم نے کہا دل سے کیا دل نے کہا مجھ سے
بیٹھو تو سناؤں میں اک روز یہ افسانہ

تجلیاتِ حشر، ص ۲۳۵

امجد حیدر آبادی

کس چیز کی کمی ہے مولیٰ تری گلی میں
دنیا تری گلی میں عقبیٰ تری گلی میں

یادِ رفتگاں اول، ص ۱۰۲ اردو کے روشن مینار، ص ۲۰۵

ذرے ذرے میں ہے خدا کی دیکھو
ہر بت میں شانِ کبریائی دیکھو
اعداد تمام مختلف ہیں باہم
ہر ایک میں ہے مگر اکائی دیکھو

رباعیاتِ امجد، ص ۳۴

قمر جلالوی

شکریہ! اے قبر تک پہنچانے والو شکریہ
اب اکیلے ہی چلے جائیں گے اس منزل سے ہم

یادِ رفتگاں (جلد دوم)، ص ۱۸۴۔۱۸۳

کہا کسی سے نہ میں نے ترے فسانے کو
نہ جانے کیسے خبر ہو گئی زمانے کو

یادِ رفتگاں (جلد دوم)، ص ۱۸۴۔۱۸۳

سراج لکھنوی

چند تنکوں کی سلیقے سے اگر ترتیب ہو
بجلیوں کو بھی طوافِ آشیاں کرنا پڑے

غزل انسائیکلوپیڈیا، ص ۱۵۶

گذرتی ہے جو دل پر حسن کے وہ عشق کیا جانے
لبِ نازک کی ہر فریاد بے آواز ہوتی ہے

غزل انسائیکلوپیڈیا، ص ۱۵۶

آپ کے پاؤں کے نیچے دل ہے
اک ذرا آپ کو زحمت ہوگی

فن اور شخصیت، ص ۴۴۵

اس سوچ میں بیٹھے ہیں جھکائے ہوئے سر ہم
اُٹھے تیری محفل سے تو جائیں گے کدھر ہم

شہکار شعری، ص ۳۰

سیّد غلام محمد مست کلکتوی............................

سرخرو ہوتا ہے انساں ٹھوکریں کھانے کے بعد
رنگ لاتی ہے حنا پتھر پہ پس جانے کے بعد

شعرائے بنگالہ، ص ۵۱۸،۵۱۹

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

شعرائے بنگالہ، ص ۵۱۸،۵۱۹

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گلِ گلزار ہوتا ہے

شعرائے بنگالہ، ص ۵۱۸،۵۱۹

پنڈت هری چند اختر............................

ملے گی شیخ کو جنت مجھے دوزخ عطا ہوگا
بس اتنی بات ہے جس کیلئے محشر بپا ہوگا

تاریخ ادب اردو، ص ۱۴۸۸ (اشرفی)

رہے دو دو فرشتے ساتھ اب انصاف کیا ہوگا
کسی نے کچھ لکھا ہوگا کسی نے کچھ لکھا ہوگا

فن اور شخصیت، ص ۳۱۶

چراغ حسن حسرت..

امید تو بندھ جاتی تسکین تو ہو جاتی

وعدہ نہ وفا کرتے وعدہ تو کیا ہوتا

غیروں سے کہا تم نے، غیروں سے سنا تم نے
کچھ ہم سے کہا ہوتا، کچھ ہم سے سنا ہوتا

گلستانِ ہزار رنگ، ۳۱۸

ناکامِ تمنا اس سوچ میں رہتا ہے
یوں ہوتا تو کیا ہوتا، یوں ہوتا تو کیا ہوتا

"فنون" جدید غزل، ص ۳۴۴

بسمل عظیم آبادی..

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

حکایتِ ہستی، ص ۱

سیف..

ہم کو تو گردشِ حالات پہ رونا آیا
رونے والے تجھے کس بات پر رونا آیا

مخمس ونکس، ص ۲۷۰

گوپال متّل

مجھے زندگی کی دعا دینے والے
ہنسی آ رہی ہے تری سادگی پر

اردو شاعری، ص ۲۵۶ فن اور شخصیت، ص ۴۰۷

اختر انصاری دہلوی

یادِ ماضی عذاب ہے یارب
چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

غزل انسائیکلوپیڈیا، ص ۲۰۰ تاریخ ادب اردو، ص ۷۲۹

روش صدیقی

گلہ نہیں جو گریزاں ہیں چند پیمانے
نگاہِ یار سلامت ہزار میخانے

غزل، ص ۲۰۴ یادِ رفتگان (اوّل)، ص ۲۳۴

حفیظ ہوشیار پوری

محبت کرنے والے کم نہ ہوں گے
تری محفل میں لیکن ہم نہ ہوں گے

اگر تو اتفاقاً مل بھی جائے
تری فرقت کے صدمے کم نہ ہوں گے

غزلستان، ص ۱۳۰

تمام عمر ترا انتظار ہم نے کیا
اس انتظار میں کس کس کو پیار ہم نے کیا

شخص وعکس، ص ۶۵ فراق گورکھپوری، ص ۱۲۲

راجندر کرشن

مرنا بھی محبت میں کسی کام نہ آیا
دی جان مگر دے کے بھی آرام نہ آیا

محفلِ قوالی، ص ۵۵

گھر سے چلے تھے ہم تو خوشی کی تلاش میں
غم راہ میں کھڑے تھے وہی ساتھ ہو لئے

غزل انسائیکلوپیڈیا، ص ۲۵۸

اختر انصاری اکبر آبادی

صاف ظاہر ہے نگاہوں سے کہ ہم مرتے ہیں
منہ سے کہتے ہوئے یہ بات مگر ڈرتے ہیں

روحِ غزل، ص ۲۰۷

وہ اتفاق سے رستے میں مل گیا تھا مجھے
میں دیکھتا تھا اسے اور وہ دیکھتا تھا مجھے

روحِ غزل، ص ۲۰۸ بہترین غزلیں، ص ۲۱

نخشب جارچوی

کوئی کس طرح رازِ الفت چھپائے
نگاہیں ملیں اور قدم ڈگمگائے

شعرستان، ص ۲۷۲ یادِ رفتگان حصہ دوم، ص ۳۴۶

نشاط شہادوی

یاد میری سنبھال کر رکھنا
میرا کیا میں رہا رہا نہ رہا

اردو شاعری، ص ۴۴۸ امر بیل، ص ۱۴۸

ساجد سجنی لکھنوی

طلاق دے تو رہے ہو عتاب و قہر کے ساتھ
مرا شباب بھی لوٹا دو میرے مہر کے ساتھ

گوڑیات، ص ۴۳

قابل اجمیری

تم نہ مانو مگر حقیقت ہے
عشق انسان کی ضرورت ہے

اردو کی بہترین شاعری، ص ۸۸

وحید اختر

کوئی الزام نسیم سحری پر نہ گیا
پھول ہنسنے پہ خطاوار اکیلا ٹھہرا

غزل انسائیکلو پیڈیا، ۲۸۶

طاہر تلہری

نرم الفاظ بھی چبھ جاتے ہیں نشتر کی طرح
چوٹ پھولوں سے بھی لگ جاتی ہے پتھر کی طرح

پہلا پتھر، ص ۱۱۲

سحاب قزلباش

بجھ رہے ہیں چراغ دیر و حرم
دل جلاؤ کہ روشنی کم ہے

شعرائے بھیونڈی، ص ۲۶

منظور ندیم بالاپوری

ایک پتھر کی بھی تقدیر سنور سکتی ہے
شرط یہ ہے کہ سلیقے سے تراشا جائے

سالنامہ، بیسوی صدی فروری ۲۰۰۶

آزاد انصاری

حق بنا باطل بنا ناقص بنا کامل بنا
جو بنانا ہو بنا لیکن کسی قابل بنا

جدید غزل گو، ص ۲۷۷

کسے فرصت کہ فرضِ خدمتِ الفت بجا لائے
نہ تم بے کار بیٹھے ہو نہ ہم بے کار بیٹھے ہیں

سب رنگ شاعری، ص ۶۷

حالات۔ الطاف احمد آزاد انصاری ۲۷ رجب ۱۲۸۸ھ کو ناگپور میں پیدا ہوئے، ناگپور میں ہی ان کے والد ملازمت کر رہے تھے، مختلف مدرسوں سے فارغ ہو کر طب کی تعلیم حاصل کی اور یہی پیشہ بھی اختیار کیا، شاعری میں مولانا حالی کے شاگرد ہوئے۔

مفتون کوٹوی

دعویٰ اس شان سے کرتا ہے ڈبو دینے کا
ناخدا ہی مری کشتی کا خدا ہو جیسے

حالات۔ حضرت سیماب کے شاگرد تھے۔ ۶ فروری ۱۹۱۸ء کو کوٹہ (راجستھان) میں

پیدا ہوئے، تنقید پر بھی ان کی اچھی نظر تھی، یکم تمبر ۱۹۸۰ءکو وفات پائی۔

ساغرؔ صدیقی

چراغِ طور جلاؤ بڑا اندھیرا ہے
ذرا نقاب اٹھاؤ بڑا اندھیرا ہے

کلیاتِ ساغر، ص ۵۰ر

حالات ۔ ۱۹۲۸ء میں انبالہ (پنجاب) میں پیدا ہوئے، ابتدا میں اپنے آبائی پیشے (لکڑی کی کنگھیاں بنانا) سے منسلک رہے، بڑے لااُبالی قسم کے آدمی تھے، لوگوں کو غزلیں لکھ کر دیا کرتے تھے، اور صرف ایک روز کا خرچ لیا کرتے تھے (جس میں ان کے نشے کی گولیاں بھی ہوتی تھیں) ۱۹ر جولائی ۱۹۷۴ء کو وفات پائی۔

شہابؔ جعفری

چلے تو پاؤں کے نیچے کچل گئی کوئی شئے
نشے کی جھونک میں دیکھا نہیں کہ دُنیا ہے

جدید اردو غزل، ص ۱۰۵ر

حالات ۔ وقار احمد شہابؔ جعفری ۲ر جون ۱۹۳۰ء کو بنارس میں پیدا ہوئے، خالصہ کالج دہلی میں اردو کے پروفیسر تھے، یکم فروری ۲۰۰۰ء کو دہلی میں وفات پائی۔

خاموشؔ غازیپوری

نیند تو درد کے بستر پہ بھی آجاتی ہے
اُن کی آغوش میں سر ہو یہ ضروری تو نہیں

نوائے خاموش، ص ۱۳۱ر

حالات ۔ ۲۰ر جولائی ۱۹۳۲ء کو مظفر حسین خاموش غازیپوری، غازیپور میں پیدا ہوئے، دال منڈی بنارس میں پوری عمر گزاری، اور وہیں ۱۱ر اکتوبر ۱۹۸۱ء میں وفات پائی۔

راز لائلپوری

مجھے دیوانہ نہ فرزانہ بنایا ہوتا
جو بنایا ہی تھا' مستانہ بنایا ہوتا

موجود شعرا،ص ۱۲ر

حالات۔ دھنپت رائے تھا پر راز لائلپوری ۱۴ر جولائی ۱۹۲۰ء کو لائلپور (پاکستان) میں پیدا ہوئے، بٹوارے کے وقت ہندوستان چلے آئے، سرشار سیلانی سے اصلاح لی۔

سبط علی صبا

دیوار کیا گری مرے کچے مکان کی
یاروں نے میرے صحن میں رستے بنا لئے

جدید اردو غزل،ص ۲۵ر

حالات۔ واہ چھاؤنی میں پاکستان آرڈیننس فیکٹری میں ملازم تھے۔

سعید شہیدی

نشیمن پر نشیمن اس قدر تعمیر کرتا جا
کہ بجلی گرتے گرتے آپ خود بیزار ہو جائے

علم مجلسی جلد ۳ر،ص ۲۶ر

حالات۔ وسیم فرحت صاحب لکھتے ہیں ''سعید شہیدی نواب حیدرآباد شہر یار جنگ کے صاحبزادے ہیں'' ان کے بارے میں اب تک کچھ نہیں معلوم ہو سکا۔

راسخ دہلوی

راسخ کی فاقہ مستی سے اللہ کی پناہ
کھاتا ہے سوکھے ٹکڑے بھگو کر شراب میں

علم مجلسی جلد ۳ر،ص ۲۶ر

حالات۔ مولوی عبدالرحمٰن راسخ دہلوی ارمغانِ جدید کے مصنف تھے ۲۹ر ستمبر ۱۹۰۷ء کو وفات پائی۔

مائل دہلوی

لڑتے ہیں جا کر باہر یہ شیخ و برہمن
پیتے ہیں میکدے میں ساغر بدل بدل کے

علم مجلسی جلد ۳، ص ۲۱

حالات۔ مرزا محمد تقی بیگ مائل دہلوی انور دہلوی کے شاگرد تھے، تسلیم سے بھی اصلاح لی، ۱۸۵۲ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔

شمیم کاکوروی

شیخ صاحب پارسائی آپ کی تسلیم ہے
سوئے میخانہ مگر ہر روز کیوں جاتے ہیں آپ

گلدستہ، ص ۲۴۹

حالات۔ تلطف علی عباسی شمیم کاکوروی ۱۸۶۸ء میں آپ کی پیدائش کاکوری میں ہوئی، اور ۱۹۳۶ء میں وہیں وفات پائی۔

شیدا

وہ صورتیں الٰہی کس ملک بستیاں ہیں
اب دیکھنے کو جن کے آنکھیں ترستیاں ہیں

شعرائے اردو، ص ۱۰۰

آئے تھے کیوں عدم سے کیا کر چلے جہاں میں
یہ مرگ و زیست دونوں آپس میں ہنستیاں ہیں

شعرائے اردو، ص ۱۰۵

حالات۔ میر فتح علی شیدا، مئو شمس آباد کے رہنے والے تھے، مرزا رفیع سودا کے شاگرد تھے۔

حافظ عالمگیر کیف ٹونکی

اچھی صورت بھی کیا بری شے ہے
جس نے ڈالی بری نظر ڈالی

شہکار غزلیں، ص ۳۳

شناور (تلمیذ آتش)..

تن کی عریانی سے بہتر نہیں دنیا میں لباس
یہ وہ جامہ ہے جس کا نہیں سیدھا الٹا

شہکار غزلیں، ص ۶۱

نواب معاصر درد..

لئے پھرتی ہے بلبل چونچ میں گل
شہید ناز کی تربت کہاں ہے

شہکار غزلیں، ص ۲۶۴

مرزا علی بیگ عشرتی..

مریضِ عشق پر رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

شہکار غزلیں، ص ۲۷۵

اختر شیرانی..

تمناؤں کو زندہ آرزوؤں کو جواں کرلوں
یہ شرمیلی نظر کہہ دے تو کچھ گستاخیاں کرلوں

غزل، ص ۱۸۶

لطف بدایونی..

منشی اکرام احمد صدیقی ۱۸۷۵ء کو بدایون میں پیدا ہوئے۔ منیر شکوہ آبادی کے شاگرد تھے۔ ۱۹۴۳ء کو فوت ہوئے۔

رخِ مصطفیٰؐ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہمارے بزمِ خیال میں نہ دوکانِ آئینہ ساز میں

شعرستان، ص ۱۶۹

خلیل

خدا کو بھول گئے لوگ فکرِ روزی میں
خیالِ رزق ہے رزاق کا خیال نہیں

اخلاق کریمی، ص ۱۱۶

احمد راهی

آپ کی پیدائش ۱۹۲۳ء میں ہوئی۔

قد و گیسو لب و رخسار کے افسانے چلے
آج محفل میں ترے نام کے پیمانے چلے

غزل انسائیکلو پیڈیا، ص ۲۵۵

تمکین

نام، مرزا اصلاح الدین۔ تخلص تمکین۔

حسن اور عشق کو جس روز کیا ایجاد
مجھ کو دیوانہ کیا تجھ کو پری زاد کیا

شعراء اردو، ص ۴۳۔ فن اور شخصیت، ص ۴۲۴

نواب بیگم حجاب

کچھ خوفِ خدا کیجئے اس طرح نہ چلئے
سو بار تو اس چال پہ تلوار چلی ہے

غزل انسائیکلو پیڈیا، ص ۸۶

ہمدم اکبر آبادی

خواہش پَری کی ہے نہ تمنا ہے حور کی
آنکھوں کے آگے بس رہے صورت حضور کی

علم مجلسی، ص ۳۸

شہریار

عجیب سانحہ مجھ پر گزر گیا یارو
میں رات اپنے ہی سائے سے ڈر گیا یارو

بہترین شاعری، ص۱۴۲

تصویر دہلوی

وہ کون سی جفا ہے جو تم نے کیا نہیں
وہ کون سا ستم ہے جو میں نے سہا نہیں

شعرستان، ص۳۰۹۔ علم مجلسی، ص۱۰۷

ثابت

صالت خان عظیم آباد کے رہنے والے تھے۔ وفات ۱۲۰۸ھ

روشن ہے اس طرح دلِ ویراں میں داغ ایک
اجڑے نگر میں جیسے جلے ہے چراغ ایک

شعر شور انگیز، ص۵۷۰

سراج الدین ظفر

راستہ ایک تھا ہم عشق کے دیوانوں کا
قد و گیسو سے چلے دار و رسن تک پہنچے

گلستان، ص۶۰

محمد رضا شکوہ

لکھنؤ کے رہنے والے تھے، مرزا قتیل کے دوست اور شاگرد تھے۔

تھوڑی بھی نیک و بد کی گر وہ تمیز رکھے
کافر ہو پھر جو دل کو اس سے عزیز رکھے

تذکرہ ہندی، ص۱۳۷

راقم لکھنوی

ہم تو ساحل سے چلے پیاس کا تحفہ لے کر
اب زمانہ ہمیں ڈھونڈا کرے دریا لے کر

بحوالہ ڈاکٹر انصاری الف

عندلیب شادانی

تم نہ آئے تو مرے مرنے کی سو تدبیریں
کچھ تم موت تو نہیں ہو کہ بلا بھی نہ سکوں

آوارہ گرد، ص ۸۶

انیس، مونس، خلیق

غیر کی مدح کروں شہ کا ثنا خواں ہو کر
بحر کا اپنی ہوا کھوؤں سلیماں ہو کر

آوارہ گرد، ص ۹۲

نوا بدایونی

سانس بھی سینے میں اب کھٹکے ہے میرے پھانس سی
کیا ہی زوروں پر چڑھی ہے ناتوانی اِن دنوں

آوارہ گرد، ص ۶۰

صادق

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

باقیات اقبال، ص ۵۵۴

محمد امان نثار

والد کا نام سعادت اللہ خان شیخ امان محمد امان نثار اور ان کے آباء اجداد میں سے کسی نے جامع مسجد دتی کی تعمیر کی تھی۔ حاتم کے شاگرد تھے۔

مجھ میں اور ان میں سبب کیا جو لڑائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

گلشنِ بے خار

حیات امروھوی ....

اے دوست تجھ اسے ترکِ محبت کے باوجود
محسوس کی ہے تیری ضرورت کبھی کبھی

سب رنگ شاعری، ص ۳۸

نواب اختر علی اختر ....

لکھ کر جو میرا نام زمیں پر' مٹا دیا
ان کا تھا کھیل خاک میں مجھ کو ملا دیا

سب رنگ شاعری، ص ۳۸

امیر چند بہار ....

رخصت ہوا شباب تو اب آپ آئے ہیں
اب آپ ہی بتایئے سرکار کیا کریں

سب رنگ شاعری، ص ۳۸

مرزا رحیم الدین حیا ....

بتوں کو چاہ کے ہم تو عذاب ہی میں رہے
شبِ فراق کٹی روزِ انتظار آیا

غزل انسائیکلو پیڈیا، ص ۶۲

محمد ناظر علی ناظر

اسیرانِ قفس پر ظلم تو صیاد کرتے ہیں
کہ ان کے پَر کتر لیتے ہیں تب آزاد کرتے ہیں

غزل انسائیکلوپیڈیا، ص ۱۳۱

مجید لاہوری

چین و عرب ہمارا ہندوستاں ہمارا
رہنے کو گھر نہیں ہے سارا جہاں ہمارا

سب رنگ شاعری، ص ۳۱

آبرو

تمہارے لوگ کہتے ہیں کمر ہے
کہاں ہے، کس طرح کی ہے کدھر ہے

مجموعہ نغز، ص ۲۳۔ کلامِ آبرو، ص ۱۳۵

مرزا مظہر جان جاناں

یہ حسرت رہ گئی کن کن مزوں سے زندگی کرتے
اگر ہوتا چمن اپنا گل اپنا باغباں اپنا

تذکرہ میر حسن، ص ۱۵۶۔ مظہر جان جاناں، ص ۱۸۵

خدا کے واسطے اس کو نہ ٹوکو

یہی اک شہر میں قاتل رہا ہے

غزل انسائیکلوپیڈیا، ص ۳۵۔ مظہر جان جاناں، ص ۱۹۷

اس گل کو بھیجنا ہے مجھے خط صبا کے ساتھ
اس واسطے لگا ہوں چمن میں ہوا کے ساتھ

مظہر جان جاناں، ص ۱۹۳

نہ گل اپنا کیا میں نے نہ بلبل باغباں اپنا
چمن میں کس بھروسے باندھتا آشیاں اپنا

مظہر جان جاناں، ص ۱۸۵

جرأت

لگ جا گلے سے تاب اب اے نازنیں نہیں
ہے ہے خدا کے واسطے مت کر نہیں نہیں

آوارہ گرد اشعار، ص ۹۵۔ آب حیات، ص ۲۳۴

نہ ہمدم ہے کوئی نہ اب ہم نشیں ہے
بُرے وقت کا کوئی ساتھی نہیں ہے

خم خانہ جاوید (۲) ص ۲۲۷

سرسری ان سے ملاقات ہے گاہے گاہے
صحبتِ غیر میں گاہے سرِ راہے گاہے

دتی کا دبستاں، ص ۲۹۵۔ خم خانہ جاوید (۲) ص ۲۲۷

اے ستم ایجاد کب تک یہ ستم دیکھا کریں
تو کرے غیروں سے باتیں اور ہم دیکھا کریں

شعراء اردو، ص ۵۳

شاکر ناجی

ان بتوں کو ہم فقیروں سے کہو کیا کام ہے
یہ تو طالب زر کے ہیں اور یاں خدا کا نام ہے

دبستان دتی، ص ۱۹۴

نواب سید محمد خان رند

چمن میں بھی کل جا کے دیکھا گلوں کو
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہے

دبستانِ آتش، ص

آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں
تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل

گلدستہ عشق، ص ۱۷۹

ہم جو کہتے ہیں سراسر ہے غلط
سب بجا ہے آپ جو فرمایئے گا

دبستانِ آتش، ص ۲۴۳

بس آپ تشریف لے جایئے
جو گزرے گی مجھ پر گزر جائے گی

لکھنؤ کا دبستاں، ص ۵۸۷

کیا ملا عرضِ مدعا کرکے
بات بھی کھوئی التجا کرکے

گلدستۂ عشق، ص ۱۳۵

کسی کا کوئی مر جائے ہمارے گھر میں ماتم ہے
غرض بارہ مہینے تیس دن ہم کو محرم ہے

بیاض سخن، ص ۵۱

اپنے مرنے کا اگر رنج مجھے تو یہ ہے
کون اٹھائے گا تری جور و جفا میرے بعد

چمن بے خزاں، ص ۳۸

بھولے بیٹھے ہیں عبث حسنِ دوروزہ پہ وہ رند
یاد آئے گی بہت میری وفا میرے بعد

چمن بے خزاں، ص ۳۸

وعدہ پہ تم نہ آئے تو کچھ ہم نہ مر گئے

کہنے کو بات رہ گئی اور دن گزر گئے

گلدستہ عشق، ص ۱۴۱

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

گلدستہ عشق، ص ۱۴۱

سیر کی خوب پھرے، پھول چنے شاد رہے
باغباں جاتے ہیں گلشن ترا آباد رہے

گلدستہ عشق، ص ۱۵۴

پھر وہی کنج قفس ہے وہی صیاد کا گھر
چار دن اور ہوا باغ کی کھالے بلبل

گلدستہ عشق، ص ۵۴

اے جان لب پہ آکے ٹھہرنے سے فائدہ
رہنا ہوا تو رہ گئے چلنا ہوا چلے گئے

گلدستہ عشق، ص ۱۲۶

نشور واحدی

دیا خاموش ہے لیکن کسی کا دل تو جلتا ہے
چلے آؤ جہاں تک روشنی معلوم ہوتی ہی

۱۵ اپریل، آتش ونم، ص ۱

نشورؔ آلودۂ عصیاں سہی پھر کون باقی ہے
یہ باتیں راز کی ہیں قبلۂ عالم بھی پیتے ہیں

ن۔ف۔صہبائے ہند، ص ۳۳۹

اعجاز صدیقی

تم تو سرِ میخانہ بہکنے لگے یارو
ہم پی کے دکھاتے ہیں ذرا جام ہمیں دو

درونِ سخن (غیر مطبوعہ)

میر وزیر صبا

بات بھی آپ کے آگے نہ زباں سے نکلے
لیجئے آئے تھے ہم سوچ کے کیا کیا دل میں

غزل انسائیکلو پیڈیا، ص ٦٥

دل میں اک درد اٹھا آنکھ میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے ہمیں کیا جانئے کیا یاد آیا

غزل انسائیکلو پیڈیا، ص ٦٢

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھیں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

لکھنؤ کا دبستانِ شاعری

کوچۂ عشق کی راہیں کوئی ہم سے پوچھے
خضر کیا جانیں غریب اگلے زمانے والے

خم خانۂ جاوید (۵) ص ۲۵۸/۲۵٦

فکر یزدانی

وہ آئے بزم میں اتنا تو فکر نے دیکھا
پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

ش۔ و۔ ہماری زبان ۲۸ / مارچ ۲۰۰۵ء

باقی احمد پوری

دوست ناراض ہو گئے کتنے
اک ذرا آئینہ دکھانے میں

ساری بستی میں فقط میرا ہی گھر ہے بے چراغ
تیرگی سے آپ کو میرا پتہ مل جائے گا

دیارِ فکر، ص ۳۴

سب دوست مصلحت کے دوکانوں میں بک گئے
دشمن تو ہر خلوص عداوت میں اب بھی ہے

بیت بازی، ص ۴۷

عاصی دانا پوری

کانٹوں سے گزرنا تو بڑی بات ہے لیکن
پھولوں پہ بھی چلنا کوئی آسان نہیں ہے

شعری انتخاب، ص ۲۵۵

احمد راھی

قد و گیسو لب و رخسار کے افسانے چلے
آج محفل میں تیرے نام کے پیمانے چلے

ملک نصراللہ خاں عزیزؔ

تم کو ہمارے حال کی ہے جس قدر خبر
اتنی ہمارے حال کی ہم کو خبر نہیں

عکس بر عکس، ص ۱۴

سرشار سیلانی

چمن میں اختلافِ رنگ و بو سے بات بنتی ہے
ہمیں ہم ہیں تو کیا ہم ہیں تمہیں تم ہو تو کیا تم ہو

دیوانہ گورکھپوری

اٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

جلیل انصاری

حسن دیکھا جو بتوں کا تو خدا یاد آیا

راہ کعبہ کی ملی ہے مجھے بت خانے سے

شہکار غزل، ص۱۲۴

رئیس امروہوی

تم نے ہنستے مجھے دیکھا ہے تمہیں کیا معلوم
کرنی پڑتی ہے ادا حسن کی قیمت کتنی

شہکار غزل، ص۵۷

میر صادق علی شرر

گئے دونوں جہاں کے کام سے ہم نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

وفا میرٹھی

ترے شباب سے بڑھ کر کوئی شباب نہیں
قسم خدا کی کہیں بھی ترا جواب نہیں

شیخ بقاء اللہ بقا

کعبہ تو سنگ و خشت سے اے شیخ مِل بنا
کچھ سنگ بچ رہا تھا سو عاشق کا دل بنا

نواب محبت خاں محبت ....

جس کو تری آنکھوں سے سروکار رہے گا
بالفرض جیا بھی تو وہ بیمار رہے گا

تذکرہ شعرائے ہندی، ص ۲۲۲

ہدایت اللہ گویا ....

جس کم سخن سے کیجئے تقریر بول اٹھے
ہے ہم میں وہ کمال کہ تصویر بول اٹھے

گلستانِ بے خزاں، ص ۲۰۰

سلامت علی بنارسی ....

درد ہو دل میں تو دوا کیجئے
دل ہی نہ ہو پاس تو کیا کیجئے

جامع التذکرہ، ص ۱۵۳

محمد رضا طور لکھنوی ....

آسیہ کہتی ہے ہر صبح باآوازِ بلند
رزق سے بھرتا ہے رزاق دہن پتھر کا

علم مجلس، ص ۳۷

عباس بیگ عباس ....

پیتا نہیں شراب کبھی بے وضو کئے
قالب میں روح کسی پارسا کی ہے

خم خانہ جاوید، ص ۵۶۸

خلش نیازی

کتنے ہی اللہ والوں سے تعارف ہوگیا
اتفاقاً کل گئے تھے جانبِ میخانہ ہم

عبید اللہ علیم

عزیز اتنا ہی رکھو کہ دل بہل جائے
اب اس قدر بھی نہ چاہو کہ دم نکل جائے

ہوا کے دوش پہ رکھے ہوئے چراغ ہیں ہم
جو بجھ گئے تو ہوا سے شکایتیں کیسی

اس کتاب کا اصل مآخذ.... خلیق الزماں نصرت کی مشہور تحقیق
"برمحل اشعار اور اُن کے مآخذ"
(حصہ اوّل مطبوعہ اور حصہ دوم غیر مطبوعہ) ہے

☆

☆

☆

تحقیقی کتاب برمحل اشعار اور اُن کے مآخذ پر
علمائے ادب کی رائے
شمس الرحمٰن فاروقی
آپ کی کتاب نہایت کار آمد ہے۔ آپ نے ہر شعر کے لئے
حاشئے (ماخذ) لکھ کر اس کی قدر و قیمت میں اضافہ کر دیا ہے......
مجموعی حیثیت سے کتاب بہت دلچسپ اور بڑی حد تک کار آمد ہے،
امید ہے یہ اہلِ ذوق میں پسند کی جائے گی۔
ندا فاضلی
آپ کی محنت اور ذہانت صفحہ صفحہ پر نمایاں ہے،
آوارہ اشعار کو ان کے صحیح تخلیق کاروں سے جوڑنا قابلِ ستائش عمل ہے......
آپ کی کتاب بہت محنت سے لکھی گئی ایک ادبی دستاویز ہے،
اس میں حق دار کو اس کے جائز حق دینے کا ثواب بھی شامل ہے۔
Designed & Printed at
HAMDAM PRESS
Malegaon ✆ 02554-230503